ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 دسمبر 1964

قربان حسین محمد علی رنگ والا

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹرا

[کے این وانچو وجے آر مدھولکر، جسٹسز۔]

تیز اور لاپرواہی کا عمل - قابل سزا ہونے کے لیے یہ موت کی وجہ ہونی چاہیے - آگ لگانا اور لائسنس کی شرائط کے خلاف آتش گیر مواد کا ذخیرہ کرنا - انسانی زندگی کے لیے خطرہ جس کی وجہ سے 'ممکنہ' - تعزیرات ہند، 1860 (ایکٹ 45 سال 1860)، ذیلی دفعہ 304A و 285 ۔

اپیل کنندہ ایک ایسی فرم کا مینیجر اور ورکنگ شراکتدار تھا جو پینٹ اور وارنش تیار کرتی تھی۔ فیکٹری کو بمبئی میونسپلٹی کی طرف سے کچھ شرائط پر لائسنس دیا گیا تھا کہ وہ ٹھنڈے عمل پر مشتمل پینٹ تیار کرے اور کچھ مخصوص مقدار میں ٹرپینٹائن، وارنش اور پینٹ کو ذخیرہ کرے۔ فیکٹری کے پاس گیلے پینٹ بنانے کا لائسنس نہیں تھا لیکن اس کے باوجود انہیں تیار کیا جاتا تھا۔ فیکٹری میں چار برنرز کا استعمال روسن یا بٹومین کو بیرل میں گرم کرکے اور درجہ حرارت کو ایک خاص حد تک ٹھنڈا کرنے کے بعد اس میں ٹرپینٹائن شامل کرکے پگھلنے کے مقصد کے لیے کیا جاتا تھا۔ جب یہ غیر لائسنس شدہ عمل جاری تھا تو بیرل سے جھاگ بہہ گیا اور گرمی کی وجہ سے وارنش اور ٹرپینٹائن، جو تھوڑے فاصلے پر رکھے گئے تھے، میں آگ لگ گئی، جس کے نتیجے میں سات مزدوروں کی موت ہوگئی۔ اپیل کنندہ پر تعزیرات ہند کی ذیلی دفعہ A-304 اور 285 کے تحت مقدمہ چلایا گیا اور اسے مجرم قرار دیا گیا۔ ہائی کورٹ میں ان کی اپیل مختصر طور پر مسترد ہونے کے بعد وہ خصوصی اجازت کے ذریعے سپریم کورٹ آئے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حکم ہوا کہ:- (i) اپیل کنندہ دفعہ A-304 کے تحت مجرم نہیں تھا۔ محض یہ حقیقت کہ اس نے برنرز کو اسی کمرے میں استعمال کرنے کی اجازت دی تھی جس میں وارنش اور ٹرپینٹائن ذخیرہ کیے گئے تھے، اگرچہ یہ ایک لاپرواہی عمل ہوگا، اپیل کنندہ کو آگ لگنے کا ذمہ دار بنانے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ آگ لگنے کی وجہ صرف اس کمرے کے اندر برنرز کی موجودگی نہیں تھی جس میں وارنش اور ٹرپینٹائن ذخیرہ کیے گئے تھے، حالانکہ یہ صورتحال بالواسطہ طور پر آگ لگنے کا ذمہ دار تھی۔ دفعہ A-304 کے مطابق کسی بھی جلد بازی یا لاپرواہی کے عمل سے موت کا سبب بنتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ موت جلد بازی یا لاپرواہی کے عمل کا براہ راست یا قریب ترین نتیجہ ہونا چاہیے۔ موجودہ کیس کے حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آگ لگنے کی براہ راست اور قریب ترین وجہ جس کے نتیجے میں سات اموات ہوئیں وہ ایک مزدور کا بہت جلد ٹرپینٹائن ڈالنے کا عمل تھا نہ کہ اپیل کنندہ کا خاص کمرے میں برنرز کو جلانے کی اجازت دینے کا عمل۔[626 E-G]

ایمپرر بمقابلہ اومکار رام پرتاپ، (1902) IV بمبئی۔ L.R 679، پر بھروسہ کیا۔(ii) تاہم اپیل کنندہ تعزیرات ہند کی دفعہ 285 کے تحت مجرم تھا کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اور لاپرواہی سے اپنے قبضے میں آگ اور آتش گیر مادے کے ساتھ ایسا حکم لینے سے گریز کیا جو اس طرح کی آگ اور آتش گیر مادے سے انسانی زندگی کو کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے کافی تھا۔ اس کی گیلی پینٹ کی تیاری مطلوبہ لائسنس کے بغیر تھی۔ زیر بحث آگ اس کے لائسنس کی عام شرائط کے مطابق مجاز نہیں تھی، اور اسے اس کے لائسنس کی خصوصی شرائط کے خلاف ٹرپینٹائن اور وارنش کے قریب روشن کیا گیا تھا۔ محض یہ حقیقت کہ اسی طرح کا حادثہ ان ہی حالات میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، اس سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس سے انسانی زندگی کو لاحق خطرہ 'ممکنہ' نہیں تھا۔[629 D-F]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبری 67، سال 1963۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

مجرمانہ اپیل نمبر 433، سال 1963 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 8 اپریل 1963 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے ایس ٹی دیسائی، جے بی دادا چنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن۔

ایس۔ جی۔ پٹوردھن، بی۔ آر۔ جی۔ کے۔ اچار، آر۔ ایچ۔ دھبر کے لیے، مدعاعلیہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا۔

وانچو، جسٹس۔ بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل تعزیرات ہند کی دفعہ A-304 اور دفعہ 285 کی تشریح کے حوالے سے سوالات اٹھاتی ہے۔ حقائق اب تنازعہ میں نہیں ہیں اور ذیل کی عدالتوں کے مطابق مختصر طور پر بیان کیے جاسکتے ہیں۔ اپیل کنندہ تین شراکت داروں کے ساتھ کاربن ڈرائی کلر ورکس نامی فیکٹری کا مالک ہے جو پینٹ اور وارنش تیار کرتا ہے۔ فیکٹری کو بمبئی میونسپلٹی نے 1953 میں کولڈ پروسیس پر مشتمل پینٹ بنانے کے لیے لائسنس دیا تھا اور یہ 81 / 79 جیل روڈ، ڈونگری میں واقع تھا۔ فیکٹری کو 455 لیٹر ٹرپینٹائن، 455 لیٹر وارنش اور 14000 گیلن پینٹ ذخیرہ کرنے کا لائسنس بھی دیا گیا تھا۔ لائسنس کچھ شرائط کے تحت جاری کیا گیا تھا جس کا ہم بعد میں حوالہ دیں گے۔ اپیل کنندہ مینیجر اور ورکنگ پارٹنر ہوتا ہے۔ انہوں نے فیکٹری کو خشک پینٹ بنانے کے سرد عمل سے گرم کرکے گیلے پینٹ بنانے کے عمل میں تبدیل کر دیا۔ اس مقصد کے لیے چار برنرز کا استعمال روسن یا بٹومین کو برنرز کے اوپر بیرل میں گرم کرکے اور درجہ حرارت کو ایک خاص حد تک ٹھنڈا کرنے کے بعد اس میں ٹرپینٹائن شامل کرکے پگھلنے کے مقصد کے لیے کیا جاتا تھا۔ 20 اپریل 1962 کو یہ عمل اس فیکٹری میں چل رہا تھا جس کے پاس ہیٹنگ کے ذریعے گیلے پینٹ بنانے کا لائسنس نہیں تھا۔ حاتم تسدق وہ شخص تھا جو عمل کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ ان کے مطابق روسن کو ایک برنر پر پگھلا کر چونا ملا کر آدھا گھنٹہ تک پوری چیز کو ابال لیا گیا۔ اس کے بعد برنر کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بجھا دیا گیا اور جس بیرل میں روسن پگھلا گیا تھا اسے ٹھنڈا ہونے دیا گیا۔ یہ تقریباً شام 4 بجے شروع ہوا۔ جس بیرل میں روسن پگھلا جاتا ہے وہ تقریباً 4 فٹ اونچا ہوتا ہے اور درجہ حرارت ایک خاص سطح تک نیچے آنے کے بعد بلیک جاپان تیار کرنے کے لیے بیرل میں ٹرپینٹائن ملایا جاتا ہے۔ حاتم تسدق 5 گیلن ٹرپینٹائن کا ایک X ڈرم لیتا ہے جسے بیرل میں ڈالا جاتا ہے۔ جیسے ہی ٹرپینٹائن ڈالا جاتا ہے، مرکب سے جھاگ آنا شروع ہو جاتی ہے اور جھاگ کو کم رکھنے کے لیے پوری چیز کو ہر وقت ہلایا جاتا ہے۔ اس عمل میں ایک شخص حاتم تسدق کی مدد کرتا ہے۔ 20 اپریل 1962 کو روسن کو پگھلا دیا گیا اور بیرل کو شام 4 بجے سے ٹھنڈا ہونے دیا گیا۔ شام 5 بجے حاتم نے بیرل میں ٹرپینٹائن ڈالنا شروع کر دیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ شام 5 بجے اختتامی وقت ہوتا ہے اور اسی کے قریب ترپینٹائن ڈالنے کا عمل شروع ہوا۔ جیسے ہی حاتم نے تارپینٹائن ڈالنا شروع کیا مرکب سے جھاگ آنا شروع ہو گیا۔ حاتم ہلانے سے قاصر تھا کیونکہ اس کے مطابق اس کا معاون کچھ دور چلا گیا تھا اور وہ اسے ٹرپینٹائن کا ڈرم نہیں دے سکتا تھا تاکہ وہ مرکب کو ہلا سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جھاگ بیرل سے باہر بہہ گیا اور گرمی کی وجہ سے، وارنش اور ٹرپینٹائن، جو تھوڑے فاصلے پر رکھے گئے تھے، میں آگ لگ گئی۔ سات آدمی اس منزل میں کام کر رہے تھے جس تک ایک سیڑھی پہنچتی ہے اور جہاں تیار شدہ پینٹ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ احاطے میں موجود مواد آتش گیر نوعیت کا ہونے کی وجہ سے آگ تیزی سے پھیل گئی۔ جو لوگ نچلی منزل پر کام کر رہے تھے وہ صرف جھلس کر باہر نکلنے میں کامیاب رہے لیکن جو لوگ اس منزل میں کام کر رہے تھے وہ وقت پر باہر نہیں نکل سکے جس کے نتیجے میں وہ ساتوں جھلس کر ہلاک ہو گئے۔ ۔فائر بریگیڈ کو بھیجا گیا، لیکن ذخیرہ شدہ مواد کی آتش گیر نوعیت کے پیش نظر آگ پر قابو پانے میں 24 گھنٹے لگے۔ آگ پر قابو پانے کے بعد اسی رات چار کارکنوں کی لاشیں برآمد کی گئیں۔ اگلی صبح مزید دو لاشیں برآمد ہوئیں اور دوپہر کو ایک اور لاش ملی۔ اس طرح سات مزدور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ سات دیگر مزدور جھلس گئے اور انہیں اسپتال بھیج دیا گیا جہاں ان کا اندرون مریضوں کے طور پر علاج کیا گیا۔۔ یہ بات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قابل ذکر ہے کہ آگ لگنے کے وقت اپیل کنندہ احاطے میں موجود نہیں تھا، حالانکہ اس کے بارے میں اطلاع اس تک پہنچتے ہی وہ وہاں پہنچ گیا۔

ان حقائق کو درج ذیل عدالتوں نے ثابت کیا ہے۔اصل میں دیگر تین شراکت داروں پر بھی مقدمہ چلایا گیا لیکن مجسٹریٹ نے انہیں بری کر دیا کیونکہ اپیل کنندہ منیجنگ پارٹنر تھا اور فیکٹری میں براہ راست کام کا انچارج تھا۔ان حقائق پر اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 304-A اور دفعہ 285 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا اور یہ اس سزا کی درستگی ہے جس پر موجودہ اپیل میں حملہ کیا جارہا ہے۔اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ میں اپیل کی لیکن اس کی اپیل کو مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا۔اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کے لیے اس کی درخواست مسترد ہونے کے بعد وہ اس عدالت میں آیا اور اسے خصوصی اجازت دے دی گئی۔

ہم سب سے پہلے دفعہ 304-A پر غور کریں گے جو اس طرح چلتی ہے:۔

"جو بھی کسی شخص کی جلد بازی یا لاپرواہی سے موت کا سبب بنتا ہے جو کہ مجرمانہ قتل کے مترادف نہیں ہے، اسے دو سال تک کی مدت کے لیے قید، یا جرمانے، یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔"

اپیل کنندہ کی بنیادی دلیل یہ ہے کہ وہ اس وقت موجود نہیں تھا جب آگ لگی جس کے نتیجے میں سات مزدور جل کر ہلاک ہو گئے اور اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے ان سات افراد کی موت کوئی جلد بازی یا لاپرواہی سے کی۔دوسری طرف مجسٹریٹ کی طرف سے لیا گیا نظریہ جسے بظاہر ہائی کورٹ نے قبول کیا تھا وہ یہ تھا کہ چونکہ اپیل کنندہ نے اسی کمرے میں گیلے پینٹ بنانے کی اجازت دی تھی جہاں وارنش اور ٹرپینٹائن ذخیرہ کیے گئے تھے اور آگ کے نتیجے میں ذخیرہ شدہ وارنش اور ٹرپینٹائن سے برنرز کی قربت کی وجہ سے آگ لگی تھی، اس لیے اسے آگ میں جلنے والے سات کارکنوں کی موت کا ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔تاہم ہماری رائے ہے کہ مجسٹریٹ کا یہ نظریہ درست نہیں ہے۔محض یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ نے برنرز کو اسی کمرے میں استعمال کرنے کی اجازت دی جس میں وارنش اور ٹرپینٹائن ذخیرہ کیے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھے، اگرچہ یہ ایک لاپرواہی عمل ہو سکتا ہے، اپیل کنندہ کو آگ لگنے کا ذمہ دار بنانے کے لیے کافی نہیں ہو گا۔ آگ لگنے کی وجہ صرف اس کمرے میں برنرز کی موجودگی نہیں تھی جس میں وارنش اور ٹرپینٹائن ذخیرہ کیے گئے تھے، حالانکہ یہ صورتحال بالواسطہ طور پر آگ لگنے کی ذمہ دار تھی۔ لیکن دفعہ 304-A کے مطابق کسی بھی جلد بازی یا لاپرواہی کے عمل سے موت کا سبب بننا ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ موت جلد بازی یا لاپرواہی کے عمل کا براہ راست یا قریب ترین نتیجہ ہونا چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگنے کی براہ راست یا قریب ترین وجہ، جس کے نتیجے میں سات اموات ہوئیں، حاتم کا عمل تھا۔ ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ حاتم بظاہر جلدی میں تھا اور اس لیے اس نے شاید روسن کو کافی ٹھنڈا نہیں ہونے دیا اور بہت جلدی ترپینٹائن ڈال دیا۔ ماہر کا ثبوت یہ ہے کہ پگھلی ہوئی روسن میں ٹرپینٹائن شامل کرنے کا عمل ایک خطرناک عمل ہے اور جھاگ کا تناسب شامل کردہ ٹرپینٹائن کی مقدار پر منحصر ہو گا۔ ماہر نے یہ بھی بتایا کہ اگر ٹرپینٹائن کو کسی خاص درجہ حرارت پر ٹھنڈا کرنے سے پہلے آہستہ آہستہ بٹومین اور روسن میں شامل نہیں کیا جاتا ہے تو اس طرح کی آگ بھڑکنے کا امکان ہے۔ اس لیے ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہی ٹرپینٹائن کو بند ہونے کے وقت شامل کیا جا رہا تھا، حاتم اتنا محتاط نہیں تھا جتنا اسے ہونا چاہیے تھا اور شاید اس نے بٹومین یا روسن کے ٹھنڈا ہونے کا کافی انتظار نہیں کیا اور بہت جلدی ٹرپینٹائن شامل کر دیا۔ ماہر نے کہا ہے کہ بٹومین یا روسن 300 ڈگری فیرن ہائٹ پر پگھل جاتا ہے اور اگر اس درجہ حرارت پر ٹرپینٹائن ملایا جائے تو اس میں آگ لگ جائے گی۔ ٹرپینٹائن کا فلیش پوائنٹ 76 سے 110 ڈگری فیرن ہائٹ تک مختلف ہوتا ہے۔ لہذا، ماہر کے مطابق، آگ سے بچنے کے لیے ٹھنڈا کرنے کے عمل کو 76 ڈگری فیرن ہائٹ سے نیچے لانا ضروری ہے۔ کسی بھی صورت میں اگر ایسا نہ بھی کیا جائے تو ٹرپینٹائن کو آہستہ آہستہ شامل کرنا پڑتا ہے تاکہ بہت زیادہ جھاگ نہ ہو۔ واضح طور پر اس لیے آگ بھڑک اٹھی کیونکہ بٹومین یا روسن کو کافی حد تک ٹھنڈا نہیں ہونے دیا گیا تھا اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ یہ عمل اختتامی وقت پر انجام دیا گیا تھا، ٹرپینٹائن کو بہت تیزی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے شامل کیا گیا تھا۔ یہ واضح طور پر حاتم کی لاپرواہی ہے جو آگ لگنے کی براہ راست یا قریب ترین وجہ تھی، حالانکہ یہ حقیقت کہ برنرز اسی کمرے میں رکھے گئے تھے جس میں ٹرپینٹائن اور وارنش ذخیرہ کیے گئے تھے، بالواسطہ طور پر آگ لگنے اور اتنی تیزی سے پھیلنے کا ذمہ دار تھا۔ اس کے باوجود اس لیے کہ کوئی شخص دفعہ A-304 کے تحت مجرم ہو سکتا ہے، جلد بازی یا لاپرواہی کا عمل موت کی براہ راست یا قریب ترین وجہ ہونا چاہیے۔ موجودہ معاملے میں یہ حاتم کا عمل تھا جو آگ لگنے کی براہ راست اور قریب ترین وجہ تھا جس کے نتیجے میں سات افراد جل کر ہلاک ہو گئے تھے۔ ٹرپینٹائن اور وارنش کو تھوڑے فاصلے پر ذخیرہ کرنے کی اجازت دینے میں اپیل کنندہ کا عمل آگ لگنے کا صرف ایک بالواسطہ عنصر تھا۔

اس سلسلے میں ہم ایمپرر بمقابلہ اومکار رام پرتاپ ([1]) کا حوالہ دے سکتے ہیں جہاں سر لارنس جینکنز کو دفعہ A-304 کی تشریح کرنی تھی اور اس کا مشاہدہ مندرجہ ذیل تھا:—

"تعزیرات ہند کی دفعہ A-304 کے تحت مجرمانہ ذمہ داری عائد کرنے کے لیے، یہ ضروری ہے کہ موت ملزم کے جلد بازی اور لاپرواہی کے عمل کا براہ راست نتیجہ ہو، اور یہ عمل دوسرے کی لاپرواہی کی مداخلت کے بغیر قریب ترین اور موثر وجہ ہونا چاہیے۔ یہ وجہ ہونا چاہیے؛ یہ کافی نہیں ہے کہ یہ وجہ ہو سکتی ہے۔""

اس نظریے کی پیروی عام طور پر ہندوستان میں ہائی کورٹس نے کی ہے اور ہماری رائے میں دفعہ A-304 کے معنی کو لینے کے لیے یہ صحیح نظریہ ہے۔ دوسرے فیصلوں کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے، کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ نظریہ عام طور پر قبول کر لیا گیا ہے۔ اس محض حقیقت کے سامنے کہ آگ نہیں لگی ہوتی اگر اپیل گزار نے اسی کمرے میں برنرز لگانے کی اجازت نہ دی ہوتی جس میں ٹرپینٹائن اور وارنش ذخیرہ کیے گئے تھے، تو اسے دفعہ A-304 کے تحت ذمہ دار بنانے کے لیے کافی نہیں ہوتا، کیونکہ آگ نہیں لگی ہوتی، جس کے نتیجے میں سات افراد ہلاک ہو گئے، حاتم کی لاپرواہی کے بغیر۔ اس لیے ہماری رائے میں اس معاملے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

موت براہ راست اپیل گزار کی طرف سے جلد بازی یا لاپرواہی کا نتیجہ نہیں تھی اور دوسرے کی لاپرواہی کی مداخلت کے بغیر قریب ترین اور موثر وجہ نہیں تھی۔ لہذا اپیل کنندہ کو دفعہ 304-A کے تحت جرم سے بری کیا جانا چاہیے۔

یہ ہمیں دفعہ 285 پر لاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:—

"جو بھی، آگ یا کسی آتش گیر مادے کے ساتھ، کوئی ایسا عمل جو اتنی جلد بازی یا لاپرواہی سے کرے کہ انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو، یا کسی دوسرے شخص کو چوٹ یا چوٹ پہنچنے کا امکان ہو،

یا جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے اس کے قبضے میں کسی آگ یا کسی آتش گیر مادے کے ساتھ ایسا حکم لینا چھوڑ دیتا ہے جو اس طرح کی آگ یا آتش گیر مادے سے انسانی زندگی کو کسی ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے کافی ہو۔

اسے چھ ماہ تک کی مدت کے لیے قید یا ایک ہزار روپے تک کے جرمانے یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔"

ہم موجودہ معاملے میں دفعہ 285 کے دوسرے حصے سے متعلق ہیں جو اس طرح چلتا ہے:

"جو کوئی بھی جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے اپنے قبضے میں کسی آگ یا کسی آتش گیر مادے کے ساتھ ایسا حکم لینے سے گریز کرے جو اس طرح کی آگ یا آتش گیر مادے سے انسانی زندگی کو کسی ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے کافی ہو، اسے سزا دی جائے گی......................"

سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ ان حقائق پر جو جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے ثابت ہوئے ہیں اپنے قبضے میں آگ یا آتش گیر مادے کے ساتھ ایسا حکم لینا چھوٹ گیا ہے جو اس طرح کی آگ یا آتش گیر مادے سے انسانی زندگی کو ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے کافی تھا۔ اس سلسلے میں ہم اس حقیقت کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں کہ اپیل کنندہ کے پاس گیلے پینٹ بنانے کا لائسنس نہیں تھا اور اس لیے جب اس نے ان حالات میں گیلے پینٹ بنانے کی اجازت دی جو ثابت ہو چکے ہیں، تو اس نے جان بوجھ کر اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

انداز میں کام کیا ہو گا جس میں اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ریکارڈ پر ایک نقشہ موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ چار برنرز ایک کونے میں تھے جبکہ ٹرپینٹائن اور وارنش ایک ہی کمرے کے دوسرے کونے میں تھے، اور برنرز اور اسٹورز کے درمیان فاصلہ تقریباً 8 یا 10 فٹ تھا۔ اپیل کنندہ کو ذخیرے کے لیے دیے گئے لائسنس میں عام اور خصوصی شرائط شامل تھیں۔ عام شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ "لائسنس لائسنس یافتہ احاطے کے کسی بھی حصے کو رہائش یا کھانا پکانے کے مقاصد کے لیے استعمال یا منظوری نہیں دے گا اور اس میں مجاز کے علاوہ کوئی آگ نہیں لگائی جائے گی۔" ذخیرہ شدہ اشیا آتش گیر ہونے کی وجہ سے، یہ عام شرط اپیل گزار پر عائد کی گئی تھی اور اس کو اس کمرے میں آگ لگانے کا کوئی کام نہیں تھا جہاں ذخیرے رکھے گئے تھے جب تک کہ وہ ایسا کرنے کا مجاز نہ ہو۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اسے اس کمرے میں آگ لگانے کا اختیار تھا اور اس لیے اس نے لائسنس کی عمومی شرط کی خلاف ورزی کی جس نے اسے اس کمرے میں آگ لگانے سے روک دیا تھا جہاں وارنش اور ٹرپینٹائن رکھے گئے تھے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ جب عام شرط یہ ہوتی ہے کہ اجازت کے علاوہ کوئی آگ نہیں بھڑکائی جائے گی تو ارادہ یہ رہا ہو گا کہ میونسپل کمیٹی یہ دیکھنے کے لیے ضروری اقدامات کرے گی کہ اگر اسی کمرے میں آگ بھڑکتی ہے تو اس کی کافی حفاظت کی جائے گی، تاکہ آگ کا کوئی دھماکہ نہ ہو۔ اپیل کنندہ نے واضح طور پر لائسنس کی اس عام شرط کے خلاف کام کیا اور اسے جان بوجھ کر، یا کسی بھی حد تک لاپرواہی سے، اس کے قبضے میں کسی آگ یا کسی آتش گیر چیز کے ساتھ اس طرح کا حکم لینے سے گریز کیا جانا چاہیے جیسا کہ ضروری تھا۔ مزید برآں ٹرپینٹائن اور وارنش اور پینٹ رکھنے کے لیے خصوصی شرائط یہ مانتی ہیں کہ جس کمرے میں پینٹ، ٹرپینٹائن اور وارنش رکھی جاتی ہیں یا یہاں تک کہ ذخیرہ کرنے کے لیے لائسنس یافتہ کسی بھی احاطے میں "کسی بھی وقت تمباکو نوشی، روشنی یا آگ کی اجازت نہیں ہو گی" جب تک کہ روشنی کی صورت میں ایسی روشنی کو مناسب طریقے سے محفوظ نہ کیا جائے اور کسی بھی صورت میں برہنہ نہ کیا جائے۔ اپیل کنندہ نے واضح طور پر اس خصوصی شرط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آگ کو مناسب طریقے سے بچانے کے لیے کوئی احتیاط کیے بغیر ایک ہی کمرے میں چار برنرز کو روشن کرنے کی اجازت دی اور یہاں تک کہ اسے برہنہ ہونے کی بھی اجازت دی۔ لہذا یہ ماننا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ نے لاپرواہی سے یا جان بوجھ کر اپنے قبضے میں موجود آگ یا آتش گیر مادے کے ساتھ مناسب حکم لینے سے گریز کیا۔ تاہم اپیل گزار کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ اگرچہ اس نے لاپرواہی سے یا جان بوجھ کر اپنے قبضے میں موجود آگ یا آتش گیر مادے کے ساتھ مناسب حکم لینے میں غلطی کی ہو، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی مناسب حکم لینے میں کمی ایسی تھی جو انسانی زندگی کو لاحق کسی ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے ناکافی تھی۔ جس بات پر زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی احتیاطی تدابیر نہ اپنانے سے انسانی زندگی کو ممکنہ خطرہ لاحق ہو سکتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ غلطی ایسی تھی جس کے نتیجے میں انسانی زندگی کو ممکنہ خطرہ لاحق ہو۔ خاص طور پر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کام کا یہ طریقہ کچھ سالوں سے جاری تھا اور کوئی آگ نہیں لگی تھی اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ اس طرح کی آگ یا آتش گیر مادے سے انسانی زندگی کو کوئی ممکنہ خطرہ لاحق ہو سکتا ہے لیکن کوئی ممکنہ خطرہ نہیں تھا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ حقیقت کہ اس کمرے X میں پہلے آگ نہیں لگی تھی حالانکہ یہ عمل کچھ سالوں سے جاری تھا، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کوئی معیار نہیں ہے کہ آیا یہ کمی ایسی تھی جس کے نتیجے میں انسانی زندگی کو ممکنہ خطرہ لاحق ہو۔ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ چار برنر کمرے کے ایک کونے میں تھے اور آتش گیر مادہ اسی کمرے کے دوسرے کونے میں تھا اور دونوں کے درمیان صرف 8 یا 10 فٹ کا فاصلہ تھا۔ برنرز عمومی کے ساتھ ساتھ اپیل کنندہ کو دیے گئے ذخیرے کے لیے لائسنس کی خصوصی شرائط کے خلاف روشن کیے گئے تھے۔۔ ٹارپینٹائن اور وارنش کے ذخائر سے برہنہ آگ کی قربت ہماری رائے میں ہمیشہ انسانی زندگی یعنی کمرے میں کام کرنے والے افراد کی زندگی کے لیے ممکنہ خطرے کا باعث بنتی ہے۔ یہ خاص طور پر ٹرپینٹائن کے حوالے سے ایسا تھا جس کا فلیش پوائنٹ کم ہوتا ہے، یعنی 76 ڈگری فیرن ہائٹ سے 110 ڈگری فیرن ہائٹ۔ برہنہ آگ کا استعمال قابل فہم حالات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں کمرے کے درجہ حرارت کو بھی ٹرپینٹائن کے فلیش پوائنٹ سے اوپر بڑھا سکتا ہے اور اگر ٹرپینٹائن کبھی عیاں ہوا تو اس میں اچانک آگ لگ سکتی ہے۔ لہذا ہماری رائے میں اپیل کنندہ کی طرف سے چار برنرز اور ٹرپینٹائن اور وارنش کے معاملے میں لاپرواہی سے یا جان بوجھ کر مناسب دیکھ بھال کرنے سے انسانی زندگی کو ہمیشہ ممکنہ خطرہ رہتا تھا۔ بغیر کسی حفاظت کے کمرے میں برنرز کو روشن کرنے کی اجازت دینے کی اس کی کارروائی ہماری رائے میں آگ اور آتش گیر مادے کے ساتھ اس طرح کا حکم لینے کی غلطی کے مترادف ہے جو انسانی زندگی کو ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے کافی ہو گا۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ یہ خوش قسمتی تھی کہ آگ پہلے نہیں لگی تھی۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ خاص طور پر جب بڑی مقدار میں ٹرپینٹائن جیسے آتش گیر مادے کو برنرز سے 8 سے 10 فٹ کے فاصلے پر ذخیرہ کیا گیا تھا تو برنرز کے ساتھ مناسب دیکھ بھال کرنے کے لیے اپیل کنندہ کی غلطی ایسی غلطی تھی جو انسانی زندگی کے لیے ممکنہ خطرے کے خلاف ناکافی حفاظتی تھی۔ آخر میں، جب ہمیں یاد آتا ہے کہ یہ سب ٹرپینٹائن، وارنش اور پینٹ کے ذخیرہ کرنے کے لیے اپیل کنندہ کو دیے گئے لائسنس کی عمومی اور خصوصی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کیا گیا تھا، تو ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اپیل کنندہ جان بوجھ کر، یا کم از کم لاپرواہی سے، آگ اور آتش گیر مادے کے ساتھ ایسا حکم دینے میں ناکام رہا جو انسانی زندگی کو کسی بھی ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے کافی ہو۔ ان حالات میں ہماری رائے ہے کہ اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 285 کے تحت صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا ہے۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ اس سلسلے میں اپیل کنندہ کی لاپرواہی کی وجہ سے سات جانیں جا چکی ہیں، چھ ماہ کی سخت قید کی سزا جو کہ دفعہ 285 کے تحت زیادہ سے زیادہ دی گئی ہے، کو سخت نہیں کہا جا سکتا۔

لہذا ہم جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور تعزیرات ہند کی دفعہ 304-A کے تحت اپیل کنندہ کی سزا اور فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ جہاں تک تعزیرات ہند کی دفعہ 285 کے تحت اس کی سزا کا تعلق ہے، اپیل کو مسترد کر دیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ اپیل کنندہ تعزیرات ہند کی دفعہ 285 کے تحت بقیہ سزا پوری کرنے کے لیے اپنی ضمانت کے سامنے دست بردار ہو گا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document